س: نبی کریم ﷺ پیغمبر امن ہیں۔ واضح کریں۔

1) تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی راہنمائی کے لئے نبی اور رسول بھیجے۔ اور اپنے آخری نبی ﷺ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ اس بات پر اللہ نے خود گواہی دی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ سے قبل معاشرہ انتشار اور بدامنی کا شکار تھا۔ ہر طرف ظلم و ستم، جبر، حقوق کی پامالی، دولت کا ارتکاز اور بتوں کی پوجا وغیرہ عام تھا۔ لیکن آپ ﷺ نے داعی امن ہونے کا ثبوت دیا۔ آپ ﷺ کے حسن اخلاق، معاشی عدل، انسان کے حقوق کی حفاظت نے دنیا کو ایک مضبوط نظام دیا جس سے معاشرے میں امن کی فضا قائم ہوئی۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مسلم حکمران آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے پر اثر پالیسیاں مرتب کریں۔

This part is not required, So no need to discuss it in detail

2) اسلام سے قبل امن کی صورتحال:

اسلام سے پہلے معاشرے میں درج ذیل برائیاں رائج تھیں:

i) دولت کا ارتکاز:

جس معاشرے میں دولت گردش سے رک جائے

اور چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے وہاں بدامنی کا عالم ہو جاتا ہے۔ اس طرح معاشرے کا ایک مخصوص طبقہ تو عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہے اور باقی لوگ غربت و افلاس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جان۔ بی۔ ایم تھوامپلوائٹر نے اپنی کتاب **"قسطنطین اعظم"** میں رومی بازنطینی محصول بندی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے کہ:

"خلاصہ یہ ہے کہ اس سخت محصول بندی سے صوبے دار اور چھوٹے کاشتکار بالکل ہی فنا ہو گئے۔ قسطنطین کے آخری دور حکومت میں یہ بات بکثرت موجود ہے کہ صوبہ جات کے گورنر اور جس طرح چاہتے تھے رعایا پر ظلم کرتے۔ ظاہر ہے کہ اس ٹیکس نے رعایا پر بڑی سختیاں پیدا کی تھیں۔ ہر ایک علاقے میں جس قدر سرمایہ لوگوں کے پاس تھا وہ سب ختم ہو گیا اور کاشتکار بالکل تباہ ہو گئے۔"

(۲) قوم پرستی:

تورات کی گرمی، زبور کی شاعری اور انجیل کی نرمی دنیا میں آ چکی تھی۔ انسان وید کی ذات پات کی تقسیم کا تجربہ بھی کر چکا تھا۔ ارسطو کی "پالیٹکس" اور مہابھارت جیسی کتابیں بھی آ چکی تھیں مگر ان میں سے کوئی بھی امن کا قیام نہ کر سکا۔ بلکہ ان سب نے انسانوں کو مختلف طبقات میں تقسیم کر دیا۔ ایرانیوں کو اپنے گورے ہونے پر اتنا غرور تھا کہ وہ

حبشیوں اور ہندوؤں کو کوے کہا کرتے تھے۔ عربوں کو اپنی زبان کی ساخت اور مفہوم کی ادائیگی پر اتنا ناز تھا کہ وہ باقی دنیا کو گونگا سمجھتے تھے۔ اس طرح عربی عجمی کا فرق پیدا ہو گیا۔

iii) عدم مساوات:-

معاشرے کے جس طبقے میں ظلم و ستم کا رویہ دکھایا جائے وہ معاشرہ باغیانہ رویہ اختیار کر لیتا ہے اور وہاں بدامنی اور انتشار جنم لیتا ہے۔ نبوت محمدی کے وقت پورے عالم میں انسانوں کو مختلف طبقات میں تقسیم کر کے ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے۔ بقول اقبال:-

؎ تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے
تو نے گدائے راہ کو بخشا شکوہ قیصری

iv) تصور حیات:-

دنیا میں امن و سلامتی اور مسرت و کامرانی کا دار و مدار اس پر ہے کہ انسان اپنی تخلیق اور زندگی کے منشا و مقصد کو صحیح طور پر جانے کیونکہ حقیقی امن اور خوشی اسی کے مقصد تخلیق کے حاصل ہونے پر ہی ہے جس کے لئے صنف حقیقت میں قدرت نے اسے پیدا کیا ہے۔

3) امن کے لیے رسالت مآبؐ کے اقدامات:-

حضورؐ کے نزدیک سلامتی اور امن کے راستے ہی درحقیقت روشنی کے راستے اور صراط مستقیم ہیں۔ آپؐ نے درج ذیل طریقوں سے امن قائم کیا:-

i) عقیدۂ توحید کے ذریعے امن:-

امن و سلامتی کے قیام کی منزل تک پہنچنے کے لئے نبی کریمؐ نے ایک خدا کی طاقت کو تسلیم کرنے کا حکم دیا۔ وہ ایک خدا اللہ تعالیٰ ہے۔ آپؐ نے اللہ کی عبادت کرنے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا۔ اللہ کی وحدانیت کا ثبوت قرآن مجید کی سورۃ الاخلاص سے ملتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ:

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد۔ ولم یولد۔
ولم یکن لہ کفوا احد۔

ترجمہ:-

"(اے نبیؐ!) فرما دیجئے اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کی کوئی اولاد نہیں۔ اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔"

نبی کریمؐ کی اس تبلیغ سے نہ صرف ایک ایسی جماعت تشکیل ہوئی جس کے ارکان خود امن میں آ گئے بلکہ دوسرے لوگ بھی بدامنی اور فساد پھیلانے سے رک گئے۔ آپؐ نے امن کا پیغام روم، فارس، حبشہ اور دیگر سلطنتوں تک بھی پہنچایا۔

(iii) خاندان کی اصلاح کے ذریعے امن:-

داعیٔ امن ﷺ نے انسانوں کے اندر دائمی امن کو قائم کرنے کے یہ طریقہ استعمال کیا کہ ابتدائی طور پر ہر فرد کے ضمیر کو امن کی طرف راغب کیا۔ پھر میاں، بیوی، والدین اور رشتہ داروں کے حقوق واضح کر کے امن کا دائرہ کار ایک خاندان تک پھیلا دیا۔ اس کے بعد ایک فرد کے دوسرے فرد، ایک حکومت کے دوسری حکومت اور ایک ریاست کے دوسری ریاست پر حقوق واضح کر کے آپ ﷺ نے امن و سلامتی کی فضا کو وسیع پیمانے پر قائم کیا۔ عورتوں کے ساتھ ہونے والی ظلم و زیادتی کو ختم کر کے آپ ﷺ نے بیٹی کو رحمت قرار دیا۔ اور فرمایا:-

جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں اچھا ادب سکھایا اور بیٹوں کو ان پر ترجیح نہیں دی تو وہ کل میرے ساتھ یوں ہوگا، آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا دیا۔

(iii) انسانی حقوق کے ذریعے امن:-

دنیا میں بدامنی اور انتشار کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ طاقتور شخص امیر لوگوں کے حقوق کو غصب کر لیتا ہے۔ اس طرح ان پر ظلم و جبر سے بدامنی کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اگر انسانی حقوق کو یقینی بنایا جائے تو دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ آپ ﷺ کی آمد سے قبل کمزور طبقات مثلاً عورتوں اور بچوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جاتے تھے آپ ﷺ نے ان کا خاتمہ کیا اور انہیں باعزت مقام دلوایا۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

"والدین اور قریبی رشتہ دار جو ترکہ چھوڑ کر جائیں مردوں کے لئے بھی حصہ ہے اور عورتوں کے لئے بھی حصہ ہے۔"

۳) وسعت نظر اور برداشت کے ذریعے امن:-

امن عالم کے لئے ضروری ہے کہ انسان دوسرے مذاہب اور ان کی محترم شخصیات کے حوالے سے برداشت اور عدم تعاون عدم تشدد کا رویہ اپنائے۔ اسلام مذہب اور عقیدے کے معاملے میں کسی جبر کو پسند نہیں کرتا۔ ارشاد خداوندی ہے:

لا اکراہ فی الدین "دین میں کوئی جبر نہیں۔"

اسلام انسان کے اس حق کو نہ صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اسے یقینی بنانے کے لئے اقدامات بھی کرتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جو بھی عقیدہ رکھنا چاہے رکھے اور جو بھی مذہب اختیار کرنا چاہے کرے۔ ارشاد ربانی ہے:

"پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کرے۔"

۴) انسانی مساوات کے ذریعے امن:-

اللہ کے نزدیک سب انسان بحیثیت انسان برابر ہیں۔ جب انسان اپنے مصنوعی معیارات بنا کر تقسیم اور اونچ نیچ پیدا کرتے ہیں تو اشتعال پھیل کر جنگ کا سبب بنتا ہے۔ اگر لوگوں کو یقین دلایا جائے

کہ کوئی بڑا یا چھوٹا اور امیر یا غریب نہیں ہے تو امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے معاشرتی اونچ نیچ کو ختم کر کے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جس میں رنگ و نسل، قوم و قبیلہ، زبان وغیرہ جیسی بنیادیں ختم کر دی گئیں۔ آپ ﷺ نے یہ پیغام عام کیا کہ اللہ کی تمام مخلوق اور آدم کی اولاد برابر ہے اور سب کو مساوی حقوق حاصل ہیں۔ اس حوالے سے ارشاد ہوتا ہے کہ:-

"اے لوگو! بے شک تمہارا پروردگار ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے۔ خبردار! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے۔"

(7) عفو و درگزر کے ذریعے امن:-

باہم دشمنی اور انتقام کے جذبات سے لبریز رہ کر امن و امان قائم نہیں کیا جا سکتا۔ عفو و درگزر امن و آشتی کی ضمانت ہے۔ اس حوالے سے آیت قرآنی ہے:-

"(اے نبی ﷺ) عفو و درگزر سے کام لیجئے، نیکی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے کنارہ کش رہیے۔"

حضور ﷺ اسلام کی دعوت کے لئے طائف تشریف لے گئے تو وہاں کے سرداروں نے دعوت کو مسترد کر دیا اور اوباش لڑکوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا۔ آپ ﷺ پر پتھر برسائے گئے جس کی وجہ سے آپ ﷺ لہو لہان ہو گئے اور آپ ﷺ کے جوتے خون سے بھر گئے۔ جبریل امین تشریف

لائے اور عرض کیا: "اگر آپ ﷺ کہیں تو اہل طائف کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دوں؟" مگر انتقام کی اس قدرت کے باوجود حضور ﷺ نے نہ صرف اہل طائف کو معاف کر دیا بلکہ ان کی ہدایت کے لئے دعا کی۔

viii) خدمت خلق کے ذریعے امن:-

ایثار، محبت اور خدمت خلق بھی بدامنی کے خاتمے اور امن و سلامتی کو یقینی بنانے کے ضامن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔" اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ بھی بھلائی کرتے ہیں۔

بقول شاعر:-

یہ پہلا سبق ہے کتاب ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

add more arguments

4) خلاصۂ بحث:-

نبی کریم ﷺ نے اپنی انمول صلاحیتوں سے مختصر اور مشکل حالات میں جس طرح ریاست مدینہ میں امن قائم کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پھر خلفائے راشدین نے بھی اس نظام کو قائم رکھا۔ مسلم حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک امن کی فضا قائم کریں جس سے عہد رسالت اور خلفائے راشدین کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

09